Allama Iqbal Open University AIOU BS Islamic Studies solved assignments no 1 Autumn 2025 Code 1909 Social System of Islam

سوال نمبر *1:* علمِ معاشرت *(Sociology)* کی تاریخ بیان کریں۔

علمِ معاشرت کا مفہوم اور تعارف

علمِ معاشرت *(Sociology)* وہ سماجی علم ہے جو انسانی معاشرے، سماجی تعلقات، اداروں، اقدار، روایات اور سماجی تبدیلیوں کا منظم اور سائنسی مطالعہ کرتا ہے۔ اس علم کا بنیادی مقصد یہ سمجھنا ہے کہ انسان بطور فرد اور بطور

گروہ کیسے زندگی گزارتا ہے، معاشرہ کیسے تشکیل پاتا ہے، سماجی نظم کیسے قائم رہتا ہے اور تبدیلی کے عمل میں کون سے عوامل کردار ادا کرتے ہیں۔ اگرچہ علمِ معاشرت بطور ایک باقاعدہ علم انیسویں صدی میں سامنے آیا، لیکن اس کے فکری اور نظریاتی نقوش قدیم تہذیبوں میں بھی واضح طور پر ملتے ہیں۔

قدیم دور میں سماجی فکر کی ابتدا

علمِ معاشرت کی جڑیں قدیم انسانی فکر میں پیوست ہیں۔ ابتدائی انسان نے جب اجتماعی زندگی اختیار کی تو سماجی تعلقات، رسم و رواج اور باہمی تعاون کے اصول بھی وجود میں آئے۔ یہی اصول بعد میں سماجی فکر کی بنیاد بنے۔

قدیم یونانی فلسفہ اور سماجی فکر

یونان میں سماجی مسائل پر باقاعدہ غور و فکر کیا گیا۔

- **افلاطون** نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف جمہوریہ میں مثالی ریاست، طبقاتی تقسیم، عدل و انصاف اور اجتماعی نظم پر بحث کی۔

- **ارسطو** نے انسان کو سماجی حیوان *(Social Animal)* قرار دیا اور خاندان، ریاست اور معاشرتی اداروں کا تجزیہ کیا۔

  ان کی تحریریں سماجی تنظیم اور ریاستی نظم کے ابتدائی نظریات فراہم کرتی ہیں۔

قدیم رومی فکر اور معاشرتی نظم

رومی مفکرین نے قانون، شہری حقوق اور ریاستی نظم کو خاص اہمیت دی۔

- رومی قانون نے سماجی انصاف، شہری ذمہ داری اور اجتماعی نظم کو فروغ دیا۔

  یہ تصورات بعد میں یورپ میں سماجی علوم کی تشکیل میں اہم ثابت ہوئے۔

اسلامی دور میں علمِ معاشرت کی بنیادیں

اسلامی تہذیب میں سماجی فکر نہایت مضبوط بنیادوں پر قائم ہوئی۔ اسلام نے

فرد اور معاشرے کے درمیان توازن، عدل، مساوات اور اخوت کے اصول پیش کیے۔

قرآن و سنت میں سماجی تصورات

- مساواتِ انسانی
- معاشرتی عدل
- حقوق العباد
- خاندان کا مضبوط نظام

یہ تمام عناصر اسلامی سماجی فکر کی اساس ہیں۔

امام غزالی اور سماجی فکر

امام غزالیؒ نے معاشرتی اخلاقیات، فرد اور معاشرے کے تعلق، ریاست کی ذمہ داریوں اور اخلاقی اقدار پر گہری بحث کی۔ ان کی تحریروں میں سماجی ہم آہنگی اور اخلاقی نظم کا واضح تصور ملتا ہے۔

ابن خلدون: علمِ معاشرت کے حقیقی بانی

علمِ معاشرت کی تاریخ میں **علامہ ابن خلدون *(1332–1406)*** کو غیر معمولی مقام حاصل ہے۔

- ان کی مشہور کتاب مقدمہ کو جدید علمِ معاشرت کی بنیاد سمجھا جاتا ہے۔
- انہوں نے معاشرے کو ایک زندہ نظام قرار دیا جو اپنے مخصوص قوانین کے تحت ترقی اور زوال کا شکار ہوتا ہے۔

ابن خلدون کے اہم سماجی نظریات

- **عصبیت کا نظریہ:** سماجی یکجہتی ریاستوں کے عروج و زوال کا سبب بنتی ہے۔
- **دیہی و شہری معاشرہ:** بدوی اور حضری معاشروں کا تقابلی مطالعہ۔
- **معاشی عوامل:** معیشت کا سماجی زندگی پر اثر۔

ابن خلدون نے سماجی مظاہر کا مشاہداتی اور تجزیاتی مطالعہ کیا جو جدید سوشیالوجی سے بہت قریب ہے۔

قرونِ وسطیٰ اور یورپ میں سماجی فکر

قرونِ وسطیٰ میں یورپ میں کلیسا کا غلبہ رہا، جس کے باعث آزاد سماجی تحقیق محدود رہی۔ تاہم اس دور میں بھی سماجی نظم، اخلاق اور ریاست پر بحث جاری رہی۔

نشاۃِ ثانیہ *(Renaissance)* اور سماجی شعور

نشاۃِ ثانیہ نے یورپ میں فکری بیداری پیدا کی۔

- انسان کو مرکزِ فکر بنایا گیا۔
- سماجی اداروں، سیاست اور ریاست پر تنقیدی نظر ڈالی گئی۔

یہ دور جدید سماجی علوم کے لیے تمہید ثابت ہوا۔

عہدِ روشن خیالی *(Enlightenment)* اور سماجی نظریات

اٹھارویں صدی میں عقل، تجربے اور سائنسی طریقۂ کار کو فروغ ملا۔

اہم مفکرین

- **ہابس:** سماجی معاہدہ
- **لاک:** فرد کے حقوق
- **روسو:** عوامی حاکمیت

ان مفکرین نے معاشرے کو انسانی معاہدے اور سماجی قوانین کے تحت سمجھنے کی کوشش کی۔

انیسویں صدی: علمِ معاشرت کا باقاعدہ آغاز

انیسویں صدی میں صنعتی انقلاب، شہری آبادی میں اضافہ اور سماجی مسائل نے علمِ معاشرت کو ایک الگ علم کے طور پر جنم دیا۔

آگست کومٹے: جدید علمِ معاشرت کا بانی

آگست کومٹے *(1798–1857)* نے پہلی بار *Sociology* کی اصطلاح استعمال کی۔

- انہوں نے سماجی مظاہر کے مطالعے کے لیے سائنسی طریقۂ کار تجویز کیا۔
- **مثبتیت *(Positivism)*** کا نظریہ پیش کیا۔

کومٹے کے نزدیک معاشرہ قدرتی قوانین کے تحت چلتا ہے جنہیں سمجھا جا سکتا ہے۔

کارل مارکس اور معاشی نظریۂ معاشرت

کارل مارکس نے معاشرے کو معاشی بنیادوں پر سمجھا۔

- طبقاتی کشمکش
- سرمایہ دار اور مزدور
- معاشی استحصال

ان کے نظریات نے سماجی تبدیلی اور انقلاب کے تصورات کو جنم دیا۔

ایمیل درکھائم: سماجی حقائق کا نظریہ

درکھائم نے معاشرت کو فرد سے بالاتر ایک حقیقت قرار دیا۔

- سماجی حقائق
- اجتماعی شعور
- خودکشی کا سماجی تجزیہ

انہوں نے علمِ معاشرت کو مکمل سائنسی بنیاد فراہم کی۔

میکس ویبر: تفہیمی معاشرت

ویبر نے سماجی اعمال کے معنی اور مقاصد پر زور دیا۔

- مذہب اور معیشت کا تعلق
- بیوروکریسی
- اختیار کی اقسام

ویبر نے فرد کے شعور کو سماجی تجزیے میں مرکزی حیثیت دی۔

بیسویں صدی میں علمِ معاشرت کی ترقی

بیسویں صدی میں علمِ معاشرت نے بے پناہ ترقی کی۔

اہم رجحانات

- ساختیاتی فعلیت
- تضادی نظریہ
- علامتی تعامل
- نسوانی معاشرت

معاشرتی تحقیق میں شماریاتی اور تجرباتی طریقے اختیار کیے گئے۔

عصری دور میں علمِ معاشرت

آج علمِ معاشرت گلوبلائزیشن، میڈیا، ٹیکنالوجی، ثقافت، صنفی مسائل اور ماحولیاتی چیلنجز کا مطالعہ کرتا ہے۔

یہ علم پالیسی سازی، سماجی اصلاح اور معاشرتی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

علمِ معاشرت کی تاریخی اہمیت

علمِ معاشرت کی تاریخ اس بات کا ثبوت ہے کہ انسان نے ہمیشہ اپنے اجتماعی وجود کو سمجھنے کی کوشش کی۔ قدیم فلسفہ، اسلامی فکر، یورپی نشاۃِ ثانیہ اور جدید سائنسی تحقیق سب نے مل کر اس علم کو تشکیل دیا۔ آج علمِ معاشرت انسانی مسائل کو سمجھنے، حل تجویز کرنے اور بہتر معاشرے کی تشکیل میں ایک بنیادی کردار ادا کر رہا ہے۔

سوال نمبر 2: ابن خلدون کی علمِ سماجیات میں خدمات

تمہید: ابن خلدون اور اس کی تاریخی اہمیت

علمِ معاشرت اور سماجیات کی تاریخ میں حضرت **ابن خلدون** ***(1332–1406ء)*** ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ وہ نہ صرف ایک عظیم مورخ، فلسفی اور اقتصادی مفکر تھے بلکہ جدید سماجیات کے بانی کے طور پر بھی جانے جاتے ہیں۔ ان کا مشہور ترین علمی کام ***"المقدمہ"*** ہے، جسے اکثر جدید علمِ معاشرت کا پہلا سائنسی مطالعہ کہا جاتا ہے۔ ابن خلدون نے انسانی معاشرت، سیاسی اداروں، اقتصادیات، اخلاقیات اور تمدنی ترقی و زوال پر گہری بصیرت فراہم کی۔ ان کی یہ خدمات آج بھی علمِ سماجیات، تاریخ اور اقتصادیات کے مطالعے میں رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔

---

1. سماجی تنظیم اور انسانی معاشرے کی تشریح

ابن خلدون نے معاشرت کو محض افراد کے مجموعے کے طور پر نہیں بلکہ ایک زندہ نظام کے طور پر سمجھا۔

- معاشرہ ایک جسمانی اور روحانی یکجہتی کے اصول پر قائم ہوتا ہے۔
- اس میں خاندان، قبیلہ، قبائلی اتحاد اور ریاست سب ایک مربوط نظام کی صورت اختیار کرتے ہیں۔
- انسانی رشتوں اور تعلقات کی پیچیدگی کو انہوں نے تجزیاتی انداز میں بیان کیا۔

یہ تصور بعد میں جدید سوشیالوجی میں سماجی ڈھانچے اور سسٹمز کی بنیاد بنا۔

---

2. عصبیت *(Asabiyyah)* کا نظریہ

ابن خلدون کی سب سے اہم علمی دریافت **عصبیت** ہے:

- عصبیت سے مراد قبیلے، خاندان یا گروہ میں ایک سماجی یکجہتی اور باہمی تعاون کی قوت ہے۔
- عصبیت کسی معاشرے یا ریاست کے عروج و زوال میں مرکزی کردار ادا کرتی ہے۔
- مضبوط عصبیت والی ریاستیں ترقی کرتی ہیں اور کمزور عصبیت کی حامل ریاستیں زوال پاتی ہیں۔

یہ نظریہ آج بھی سماجی اتحاد، قوم پرستی، اور اجتماعی طاقت کے مطالعے میں بنیاد فراہم کرتا ہے۔

---

3. تمدن کی ترقی اور زوال کے اصول

ابن خلدون نے تمدن کے عروج و زوال کو سائنسی اور معاشرتی بنیادوں پر سمجھایا:

- ابتدائی قبائلی معاشرہ مضبوط عصبیت کے ساتھ ہوتا ہے اور آسانی سے متحد رہتا ہے۔

- جب ریاست مستحکم ہو جاتی ہے اور عصبیت کمزور ہوتی ہے، تب زوال کا آغاز ہوتا ہے۔
- عیش و آرام، مادی کشش اور اخلاقی تنزلی زوال کے عوامل ہیں۔

یہ نظریہ بعد کے تاریخی اور معاشرتی مطالعات میں سائیکل آف سوسائٹیز کے تصور سے مشابہ ہے۔

---

4. اقتصادیات اور سماجیات

ابن خلدون نے معیشت کو سماجی نظام کا لازمی جزو قرار دیا:

- زمین، زراعت، تجارت اور صنعت کو معاشرتی ترقی کے اہم عوامل مانا۔
- دولت کی تقسیم اور مزدور و مالک کے تعلقات کو سماجی استحکام کے لیے اہم قرار دیا۔
- سود، ظلم اور استحصال کو معاشرتی بگاڑ کا ذریعہ سمجھا۔

ان کے اقتصادی نظریات آج بھی معاشرتی اقتصادیات *(Socio-Economics)* میں اہم ہیں۔

---

5. تاریخ کا سوشیالوجیکل مطالعہ

ابن خلدون نے تاریخ کو محض واقعات کے مجموعے کے طور پر نہیں دیکھا، بلکہ اسے سماجی قوانین اور اصولوں کے تحت سمجھا:

- ہر تاریخی واقعہ سماجی، اقتصادی اور سیاسی عوامل کا نتیجہ ہوتا ہے۔
- حکومتوں کی پالیسی، عوام کی عادتیں، اور اقتصادی حالت تاریخی نتائج پر اثر ڈالتی ہیں۔

یہ فکر جدید سوشیالوجی اور تاریخ نگاری میں سائنس آف سوسائٹی کی بنیاد بنی۔

---

6. تعلیم اور ثقافت کا سماجی کردار

ابن خلدون نے معاشرت میں تعلیم، علوم اور ثقافت کے کردار کو واضح کیا:

- تعلیم اور علم معاشرے کی ترقی اور اخلاقی استحکام کے لیے ضروری ہیں۔

- علمی ادارے اور مدارس سماجی ہم آہنگی اور تمدنی ترقی میں مدد دیتے ہیں۔
- ثقافتی اقدار اور معاشرتی رسوم انسانی رویوں کو ڈھالتے ہیں۔

یہ تصور آج کے تعلیمی سوشیالوجی اور کلچر اسٹڈیز کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

---

7. ریاست اور حکومت کا سوشیالوجیکل مطالعہ

ابن خلدون نے ریاست کی تشکیل، حکومت کی طاقت، اور سیاسی نظم کا سائنسی تجزیہ پیش کیا:

- ریاست کی بقا کے لیے مضبوط عصبیت اور عوامی تعاون ضروری ہے۔
- حکمران اور عوام کے تعلقات اخلاق اور عدل پر قائم ہونے چاہئیں۔
- طاقت کا غلط استعمال زوال کا سبب بنتا ہے۔

یہ نظریات جدید سیاسی سوشیالوجی اور پالیسی اسٹڈیز میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

---

8. سماجی علوم میں سائنسی طریقہ کار کا آغاز

ابن خلدون نے سماجی مظاہر کے تجزیہ کے لیے مشاہدہ اور دلیل کو مرکزی حیثیت دی:

- صرف تاریخ یا مذہب پر انحصار نہیں کیا بلکہ معاشرتی مشاہدے پر زور دیا۔
- وہ معاشرتی تبدیلیوں کے علت و معلول کو سمجھنے کی کوشش کرتے تھے۔
- سماجی سائنسی تحقیق کا پہلا ماڈل پیش کیا۔

یہ رویہ بعد میں جدید سوشیالوجی میں ایمپریکل ریسرچ کی بنیاد بنا۔

---

9. اخلاقیات اور معاشرت

ابن خلدون نے معاشرت میں اخلاقیات کے کردار کو اجاگر کیا:

- اخلاقی اقدار معاشرتی ہم آہنگی کے لیے لازمی ہیں۔

- ظلم، فحاشی، اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی سماج کو نقصان پہنچاتی ہے۔
- مذہبی اور اخلاقی تعلیمات سماج میں توازن قائم رکھنے میں مددگار ہیں۔

یہ نظریہ آج کی سوشیالوجی آف مورالز اور کمیونٹی ریسرچ میں اہم ہے۔

---

10. جدید سوشیالوجی پر اثرات

ابن خلدون کی خدمات کا اثر جدید سماجیات میں نمایاں ہے:

- آگست کومٹے اور دیگر مغربی سوشیالوجسٹ نے سماجی قوانین کے تصور پر کام کیا۔
- درکھائم اور ویبر نے اجتماعی شعور، سماجی حقائق اور انسانی اعمال پر تحقیق کی۔
- ابن خلدون کے نظریات آج بھی تاریخ، اقتصادیات، سیاسیات اور ثقافتی مطالعہ میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

نتیجہ: جامع جائزہ

ابن خلدون نہ صرف مورخ تھے بلکہ ایک فلسفی، اقتصادی اور سماجی مفکر بھی تھے۔ ان کے نظریات نے علمِ سماجیات کو ایک منظم اور سائنسی بنیاد فراہم کی۔ انہوں نے معاشرت کے اصول، انسانی تعلقات، تمدنی ترقی و زوال، اقتصادی اور سیاسی عوامل کا تجزیہ پیش کیا جو آج کے جدید سوشیالوجی کے نظریاتی ڈھانچے میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کی خدمات کی وجہ سے انہیں اکثر **"سوشیالوجی کے بانی"** کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے، اور ان کا کام آج بھی علمی، تحقیقی اور عملی سطح پر رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

سوال نمبر 3: شاہ ولی اللہ کے نزدیک معاشرہ کی منازل

تمہید: شاہ ولی اللہ اور سماجی فکر

حضرت **شاہ ولی اللہ دہلویؒ *(1703–1762ء)*** اسلامی فکر اور تصوف کے ممتاز عالم تھے جنہوں نے معاشرت اور فرد و اجتماع کے تعلقات پر گہری بصیرت پیش کی۔ انہوں نے معاشرت کے نظریات کو نہ صرف فقہی اور اخلاقی اصولوں سے جوڑا بلکہ عملی اور روحانی ترقی کی بنیاد پر بھی سمجھا۔ ان کے مطابق انسان کی اجتماعی زندگی میں بھی روحانیت، اخلاق اور عدل و انصاف کی اہمیت ہے۔ شاہ ولی اللہؒ نے معاشرت کو مختلف **مراحل یا منازل** میں تقسیم کیا، تاکہ فرد اور قوم دونوں کے فلاح و ترقی کے اصول واضح ہوں۔

معاشرت کی بنیادی تصور اور اصول

شاہ ولی اللہؒ کے نزدیک معاشرہ:

- انسانی زندگی کا لازمی حصہ ہے۔
- فرد اور معاشرہ ایک دوسرے کے بغیر مکمل نہیں۔
- معاشرہ کی ترقی، فرد کی اصلاح اور روحانی کمال سے مربوط ہے۔
- معاشرت میں اخلاقی، روحانی، سیاسی، اقتصادی اور مذہبی اصول ہم آہنگ ہونے چاہئیں۔

ان کے فکری نظام میں معاشرت کی ترقی کو منازل کی صورت میں بیان کیا گیا، جو ایک قسم کا **سلسلہ ترقی** ہے۔

---

1. پہلی منزل: فرد کی اصلاح (Self-Discipline and Moral Development)

شاہ ولی اللہؒ کے نزدیک معاشرت کی ابتدا فرد کی اصلاح سے ہوتی ہے۔

- **اہم نکات:**
  - دل کی پاکیزگی، اخلاق کی بلندی اور تقویٰ۔
  - عبادات، یادِ الٰہی اور شرعی اطاعت کی پابندی۔

- نفس کی اصلاح اور خواہشات پر قابو۔

- **تاثیر معاشرت پر:**
  - ایک صالح اور پرہیزگار فرد معاشرے میں عدل و انصاف اور ہم آہنگی کا باعث بنتا ہے۔
  - فرد کی اصلاح کے بغیر کوئی معاشرہ مضبوط اور پائیدار نہیں رہ سکتا۔

---

2. دوسری منزل: خاندان اور قبیلے کی اصلاح (Family and Social Units)

فرد کی اصلاح کے بعد شاہ ولی اللہؒ نے **خاندانی اور قبائلی نظام** کی اہمیت بیان کی:

- **اہم نکات:**
  - والدین کی ذمہ داری بچوں کی تربیت۔
  - خاندان میں محبت، تعاون اور اخلاقی اقدار کی ترویج۔

- اجتماعی وحدت کے اصول، یعنی خاندان اور قبیلے کے اندر اتحاد اور اخوت۔

- **تاثیر معاشرت پر:**
  - مضبوط خاندان معاشرت کی بنیاد ہے۔
  - خاندانی اصلاح کے بغیر بڑے سماجی ادارے مضبوط نہیں رہ سکتے۔

---

3. تیسری منزل: معاشرتی اداروں کی ترقی (Development of Social Institutions)

شاہ ولی اللہؒ کے نزدیک فرد اور خاندان کے بعد معاشرتی ادارے یعنی **مدرسہ، بازار، مساجد، عدالتیں اور خیراتی ادارے** آتے ہیں۔

- **اہم نکات:**
  - تعلیم و تربیت کے ادارے معاشرتی شعور پیدا کرتے ہیں۔
  - انصاف اور عدل کی بنیاد پر قانون نافذ کرنے والے ادارے۔
  - اقتصادی اور تجارتی ادارے معاشرتی ترقی کے لیے ضروری ہیں۔

- **تاثیر معاشرت پر:**
  - مؤثر ادارے معاشرت کو نظم و نسق، انصاف اور استحکام فراہم کرتے ہیں۔
  - اداروں کی کمزوری معاشرت میں بگاڑ اور انتشار کا سبب بنتی ہے۔

---

4. چوتھی منزل: معاشرتی اخلاق و عدل (Social Morality and Justice)

شاہ ولی اللہؒ نے **معاشرتی اخلاقیات** اور **عدل و انصاف** کی ضرورت پر زور دیا:

- **اہم نکات:**
  - انسانوں کے درمیان حقوق العباد کا نفاذ۔
  - ظلم، فریب، سود اور استحصال کے خاتمے کے لیے قوانین۔
  - اخوت، تعاون اور شراکت کے اصولوں کی ترویج۔
- **تاثیر معاشرت پر:**

- عدل و انصاف اور اخلاقی اقدار پر قائم معاشرہ خوشحال، پرامن اور مستحکم ہوتا ہے۔
- غیر اخلاقی معاشرت انتشار اور زوال کی طرف جاتی ہے۔

---

5. پانچویں منزل: اسلامی حکومت اور حاکمیتِ قانون (Islamic Governance and Rule of Law)

شاہ ولی اللہؒ کے نزدیک معاشرت کا آخری اور بلند ترین مرحلہ **اسلامی حکومت اور حاکمیت** ہے۔

- **اہم نکات:**
  - حاکمیت اللہ کی، اور حکمران اللہ کے نائب۔
  - قوانین قرآن و سنت کی روشنی میں نافذ ہوں۔
  - حکمران عوام کے حقوق کا خیال رکھیں اور استحصال نہ کریں۔
- **تاثیر معاشرت پر:**
  - ایک منظم اور شریعت کے مطابق معاشرہ ترقی اور فلاح کی منازل طے کرتا ہے۔

- اسلامی حکومت کے بغیر فرد، خاندان اور ادارے بھی مکمل ہم آہنگی میں نہیں رہ سکتے۔

معاشرت کی ترقی میں روحانی اور اخلاقی پہلو

شاہ ولی اللہؒ کے نزدیک معاشرت کی ہر منزل میں روحانیت اور اخلاقی اقدار بنیادی ہیں:

- عبادات اور تقویٰ سے فرد مضبوط ہوتا ہے۔
- اخلاقی تربیت خاندان اور معاشرتی اداروں کو مستحکم کرتی ہے۔
- عدل و انصاف اور حاکمیتِ قانون معاشرت کو بقا اور استحکام فراہم کرتے ہیں۔

یہ سلسلہ ترقی **روحانی، اخلاقی، اجتماعی اور سیاسی ہم آہنگی** پر مبنی ہے۔

اختتامی تجزیہ

شاہ ولی اللہؒ نے معاشرت کو صرف انسانی تعلقات یا سیاسی اداروں تک محدود

نہیں رکھا بلکہ اسے ایک **روحانی، اخلاقی، سماجی اور سیاسی نظام** کے طور پر دیکھا۔ ان کے نزدیک معاشرت کی ترقی **فرد کی اصلاح، خاندان کی مضبوطی، اداروں کی فعال کارکردگی، اخلاقی اقدار اور اسلامی حکومت** کے مراحل پر مشتمل ہے۔ اس تصور سے یہ سبق ملتا ہے کہ اسلامی معاشرت کا ہر عنصر ایک دوسرے سے مربوط ہے اور معاشرتی فلاح کے لیے ہر منزل کی تکمیل ضروری ہے۔

سوال نمبر *4:* اسلام کی معاشرتی اقدار

تمہید: اسلامی معاشرتی اقدار کی ضرورت اور اہمیت

اسلام صرف فرد کی ذاتی عبادات اور روحانی اصلاح تک محدود نہیں بلکہ انسان کی اجتماعی زندگی، معاشرتی تعلقات اور سماجی رویوں کے لیے بھی جامع رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ قرآن و سنت میں ہر دور اور ہر معاشرے کے لیے اخلاق، انصاف، مساوات، تعاون اور ذمہ داری کے اصول واضح کیے گئے ہیں۔ اسلامی معاشرتی اقدار کا مقصد یہ ہے کہ افراد نہ صرف ذاتی بلکہ اجتماعی سطح پر فلاح، سکون اور استحکام حاصل کریں۔

---

1. عدل و انصاف *(Justice and Fairness)*

اسلامی معاشرت میں **عدل و انصاف** سب سے بنیادی اصول ہے۔

- **اہم نکات:**
  - سب انسان برابر ہیں، رنگ، نسل یا حیثیت کی بنیاد پر امتیاز نہیں۔

- عدل معاشرت کی بنیاد ہے، یہ فرد اور ریاست دونوں پر لازم ہے۔
- قرآن میں عدل قائم کرنے کو اللہ تعالیٰ کا حکم اور رضأ الٰہی قرار دیا گیا ہے۔

- **مثالیں:**
  - حضرت علیؓ کے دور میں ہر شخص کو اس کا حق دیا جاتا تھا، چاہے وہ امیر ہو یا غریب۔
  - انصاف کے بغیر کسی معاشرت کی بقا ممکن نہیں۔

---

2. مساوات اور بھائی چارہ *(Equality and Brotherhood)*

اسلامی معاشرت کی ایک اور اہم خصوصیت **مساوات اور اخوت** ہے۔

- **اہم نکات:**
  - تمام مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔
  - امیر و غریب، سردار و عام شہری میں بنیادی انسانی حقوق یکساں ہیں۔
  - اجتماعی فلاح کے لیے بھائی چارہ اور تعاون ضروری ہے۔

- **مثالیں:**
  - ہجرت کے بعد مدینہ میں بھائی چارے کے اصول کے تحت مہاجرین اور انصار کو آپس میں جوڑا گیا۔
  - قرآن میں فرمایا: "مومن ایک دوسرے کے لیے جسم کی مانند ہیں" (سورۃ حجرات، آیت 10)۔

---

3. تعاون اور اشتراک (Cooperation and Solidarity)

اسلام میں افراد اور گروہوں کے درمیان **تعاون اور اشتراک** پر زور دیا گیا ہے۔

- **اہم نکات:**
  - غرباء، یتیموں اور مسکینوں کی مدد۔
  - اجتماعی ذمہ داری میں حصہ لینا۔
  - معاشرتی فلاح کے لیے سب کا تعاون ضروری ہے۔
- **مثالیں:**
  - زکوٰۃ اور صدقات کا نظام معاشرت میں تعاون کی عملی شکل ہے۔

- حضرت عثمانؓ نے اپنی دولت سے عوامی مفاد کے لیے بڑے اقدامات کیے۔

---

4. عفت اور پاکیزگی (Chastity and Purity)

اسلامی معاشرت میں **عفت و پاکیزگی** نہ صرف فرد بلکہ مجموعی معاشرت کے لیے بھی اہم ہے۔

- **اہم نکات:**
  - اخلاقی تربیت، شادی اور خاندان کی سالمیت۔
  - جھوٹ، فریب اور فساد سے بچاؤ۔
  - معاشرت میں سماجی اعتماد اور احترام کی ضمانت۔
- **مثالیں:**
  - شادی اور عائلی نظام کے ذریعے اخلاقی اقدار کو فروغ دینا۔
  - قرآن میں فرمایا: "اپنے نفس اور دوسروں کے نفس کی حفاظت کرو"۔

---

5. صداقت اور دیانت *(Truthfulness and Integrity)*

اسلام میں **صداقت اور دیانت داری** کو ہر تعلق کی بنیاد بنایا گیا ہے۔

- **اہم نکات:**
  - کاروبار، تعلیم، سیاست اور روزمرہ زندگی میں دیانت۔
  - جھوٹ اور دھوکہ معاشرتی بگاڑ کا سبب ہیں۔
- **مثالیں:**
  - حضرت علیؓ اور حضرت عمرؓ کے دور میں حکومتی معاملات میں دیانت داری لازمی تھی۔
  - قرآن میں فرمایا: "وعدہ پورا کرو اور سچ بولو"۔

---

6. ہمدردی اور انسانی خدمت *(Compassion and Humanitarianism)*

اسلام میں **ہمدردی اور انسانی خدمت** ایک لازمی سماجی قدر ہے۔

- **اہم نکات:**
  - یتیموں، مسکینوں، بیماروں اور محتاجوں کی مدد۔
  - معاشرت میں محبت اور انسان دوستی کو فروغ دینا۔
  - ظلم اور زیادتی سے بچاؤ۔
- **مثالیں:**
  - حضرت عائشہؓ اور حضرت ابو بکرؓ نے یتیموں اور مسکینوں کی خدمت کو فروغ دیا۔
  - پیغمبر اکرم ﷺ کی زندگی میں انسانی خدمت کا ہر پہلو نمایاں تھا۔

---

7. شرافت اور اخلاقی ذمہ داری (Dignity and Moral Responsibility)

اسلامی معاشرت میں ہر فرد کو **اخلاقی ذمہ داری اور شرافت** کی تعلیم دی گئی ہے۔

- **اہم نکات:**

- ہر شخص اپنے کردار اور اعمال کا ذمہ دار۔
- معاشرت میں ہر فرد کا کردار معاشرتی ہم آہنگی اور استحکام کے لیے اہم۔

- **مثالیں:**
  - قرآن میں فرمایا: "ہر نفس کے لیے جو اس نے کمایا، وہ ذمہ دار ہے"۔
  - یہ اصول معاشرتی قوانین اور اخلاقی ضوابط کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے۔

---

8. تعلیم اور علم کی اہمیت (Education and Knowledge)

اسلامی معاشرت میں علم و تعلیم کا فروغ بھی ایک اہم قدر ہے۔

- **اہم نکات:**
  - تعلیم ہر فرد کا بنیادی حق ہے۔
  - علم معاشرتی ترقی، فلاح اور انصاف کا ذریعہ ہے۔
  - فہم و شعور کے بغیر معاشرت ترقی نہیں کر سکتی۔

- **مثالیں:**
  - پیغمبر اکرم ﷺ نے علم حاصل کرنے کی ترغیب دی۔
  - مساجد اور مدارس معاشرتی تعلیم و تربیت کے مراکز بنائے گئے۔

---

9. امن و امان اور قانون کی پابندی *(Peace and Rule of Law)*

اسلامی معاشرت میں **امن و امان** کو بنیادی اصول بنایا گیا ہے۔

- **اہم نکات:**
  - معاشرتی انتشار اور ظلم سے بچاؤ۔
  - قوانین اور اصولوں کی پاسداری۔
  - ہر فرد کا احترام اور حقوق کی حفاظت۔
- **مثالیں:**
  - مدینہ کی ریاست میں امن قائم کرنے کے لیے متعدد قوانین بنائے گئے۔
  - حضرت عمرؓ نے عدلیہ اور پولیس کے نظام کو موثر بنایا۔

10. مساوات، اتحاد اور وحدت انسانیت (Equality, Unity, and Human Brotherhood)

اسلام میں معاشرتی اقدار میں سب سے بلند مقام **وحدت انسانیت** کا ہے۔

- **اہم نکات:**
  - انسانوں کی برابری اور اتحاد پر زور۔
  - کسی بھی معاشرت میں فرقہ، نسل یا رنگ کی بنیاد پر امتیاز نہیں۔
  - سماجی فلاح، تعاون اور بھائی چارہ کو فروغ دینا۔
- **مثالیں:**
  - قرآن میں فرمایا: "ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا تاکہ ایک دوسرے کے جانچنے کے لیے پہچانو" (سورۃ الحجرات، آیت 13)۔
  - اسلامی معاشرت میں قومی اور لسانی تفریق نہیں بلکہ اجتماعی اتحاد کی اہمیت ہے۔

اختتامی تجزیہ

اسلامی معاشرتی اقدار انسان کو نہ صرف ذاتی بلکہ اجتماعی سطح پر فلاح، اخلاق، انصاف اور تعاون کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔ یہ اقدار فرد، خاندان، سماجی اداروں اور ریاست کے تمام عناصر کو ایک مربوط نظام میں جوڑتی ہیں۔ عدل، مساوات، تعاون، اخلاقی ذمہ داری، علم و تعلیم، امن، اور وحدت انسانیت اسلام کی سماجی بنیادیں ہیں جو آج بھی ہر معاشرے کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ یہ اقدار نہ صرف فلاحِ فرد بلکہ خوشحال، منظم اور مستحکم معاشرت کے لیے لازمی ہیں۔

سوال نمبر 5: اسلام میں مسجد کی اہمیت

تمہید: مسجد کا تعارف اور معنویت

اسلامی معاشرت میں **مسجد** نہ صرف عبادت کا مقام ہے بلکہ یہ ایک **روحانی، اخلاقی، تعلیمی اور سماجی مرکز** بھی ہے۔ قرآن و سنت میں مسجد کو عبادت، تعلیم، اجتماع، اور سماجی ہم آہنگی کے لیے خاص اہمیت دی گئی ہے۔ یہ ایک ایسا ادارہ ہے جو فرد اور معاشرت کے درمیان تعلق مضبوط کرتا ہے، اور مسلمانوں کی روزمرہ زندگی میں روحانی اور عملی کردار ادا کرتا ہے۔

---

1. عبادت کا مرکز *(Place of Worship)*

مسجد کی سب سے بنیادی اہمیت یہ ہے کہ یہ مسلمانوں کے لیے **نماز اور دیگر عبادات کا مقام** ہے۔

- **اہم نکات:**

- قرآن و سنت کے مطابق، نماز کی پابندی مسلمانوں کے لیے فرض ہے اور مسجد اس کی ادائیگی کا مرکزی مقام ہے۔
- جمعہ کی نماز اور تراویح جیسے عبادات مسجد میں ادا کی جاتی ہیں۔
- حضور اکرم ﷺ نے مسجد کو عبادت کے لیے مرکزی حیثیت دی اور اسے روزانہ کی عبادات کا محور بنایا۔

- **مثالیں:**
  - مسجد نبویؐ میں نماز کی ادائیگی اور صحابہ کی اجتماعیت۔
  - قرآن میں فرمایا: "اور اللہ کی عبادت کے لیے گھروں میں داخل ہو جاؤ جو ہم نے خاص بنائے ہیں" (سورۃ النور، آیت 36)۔

---

2. تعلیم و تربیت کا مرکز (Center of Knowledge and Learning)

مسجد اسلام میں **تعلیم و تربیت کا اہم ادارہ** بھی رہی ہے۔

- **اہم نکات:**
  - قرآن اور حدیث کی تعلیم دینا۔

- فقہ، علومِ عربی، تاریخ اور اخلاقی تربیت کی تعلیم۔
- بچوں اور نوجوانوں کو علم کی بنیاد فراہم کرنا۔

- **مثالیں:**
  - مسجد نبویؐ میں حضور ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی تعلیمات۔
  - مدارس اور دینی درسگاہیں ابتدائی طور پر مساجد کے ساتھ وابستہ تھیں۔

---

3. سماجی رابطہ اور اجتماع (Social Interaction and Community Hub)

مسجد ایک **سماجی مرکز** بھی ہے جہاں مسلمان نہ صرف عبادت کرتے ہیں بلکہ آپس میں رابطے اور مشاورت بھی کرتے ہیں۔

- **اہم نکات:**
  - مسلمانوں کی سماجی یکجہتی اور اتحاد کے لیے جمعہ کی نماز اور اجتماعات۔
  - یتیم، مسکین اور ضرورت مندوں کی مدد کا انتظام۔

- کمیونٹی کے مسائل اور اہم فیصلوں پر مشاورت۔

- **مثالیں:**
  - مدینہ کی مسجد میں مہاجرین اور انصار کی برادری اور اجتماعی زندگی کی تشکیل۔
  - حضور ﷺ نے مسجد کو عدالت اور مشاورت کا بھی مرکز بنایا۔

---

4. اخلاقی اور روحانی تربیت (Moral and Spiritual Development)

مسجد انسان کو **اخلاقی اور روحانی اصول سکھانے** کا مرکز ہے۔

- **اہم نکات:**
  - قرآن کی تلاوت، ذکر و اذکار اور نصیحت۔
  - انسان کے کردار کو بلند کرنا، صبر، شکر، انصاف اور اخوت کی تربیت۔
  - نفسیاتی سکون اور روحانی اطمینان کی فراہمی۔
- **مثالیں:**

- نماز جماعت اور درسِ قرآن کے ذریعے فرد کا اخلاقی کمال۔
- حضور ﷺ کی خطبات میں سماجی اصولوں کی تربیت۔

---

5. سیاسی اور حکومتی مرکز *(Political and Governance Role)*

اسلام میں مساجد کا کردار **سیاست اور حکومتی انتظامات** میں بھی نمایاں رہا ہے۔

- **اہم نکات:**
  - عوامی مشاورت، فیصلہ سازی اور سیاسی اجتماع کے لیے مقام۔
  - ریاستی اعلان، نصاب، اور عوامی احکامات کی نشر و اشاعت۔
  - معاشرتی قوانین کی ترویج اور حکومتی نظارت۔
- **مثالیں:**
  - مدینہ میں مسجد نبویؐ میں اجتماع کر کے اہم حکومتی فیصلے کیے جاتے تھے۔
  - حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے مساجد میں عدلیہ اور سیاسی اعلان کا انتظام کیا۔

6. خیرات اور سماجی خدمات کا مرکز (Charity and Social Welfare Center)

مسجد صرف عبادت کا مقام نہیں بلکہ **سماجی خدمات اور خیرات کا مرکز** بھی ہے۔

- **اہم نکات:**
  - زکوٰۃ، صدقات اور فلاحی کاموں کی نگرانی۔
  - یتیموں، مسکینوں اور ضرورت مندوں کی مدد۔
  - معاشرتی یکجہتی اور تعاون کی عملی مثالیں۔
- **مثالیں:**
  - حضرت عثمانؓ نے مسجد کے ذریعے عوامی امداد کا نظام قائم کیا۔
  - اسلامی معاشرت میں صدقات اور خیرات کا انتظام مساجد کے ذریعے کیا جاتا رہا۔

---

7. اتحاد و یکجہتی کا نشان *(Symbol of Unity and Brotherhood)*

مسجد مسلمانوں کے درمیان **اتحاد، بھائی چارہ اور مساوات** کے اصول کو فروغ دیتی ہے۔

- **اہم نکات:**
  - ہر مسلمان، مالدار یا غریب، مرد یا عورت مسجد میں ایک ہی صف میں عبادت کرتا ہے۔
  - اجتماع کے ذریعے نفسیاتی اور سماجی یکجہتی پیدا ہوتی ہے۔
- **مثالیں:**
  - جمعہ کی نماز اور عیدین کے اجتماعات میں مساوات کا عملی مظاہرہ۔
  - قرآن میں فرمایا: *"نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ" (سورۃ البقرہ، آیت 43)*۔

---

8. ثقافتی اور علمی مرکز *(Cultural and Intellectual Role)*

مسجد نہ صرف عبادت اور اخلاقی تربیت کا مرکز ہے بلکہ **ثقافتی اور علمی سرگرمیوں** کے لیے بھی اہم ہے۔

- **اہم نکات:**
  - مذاہب، فقہ، ادب اور تاریخ کی تدریس۔
  - نوجوانوں کو علمی اور سماجی تربیت دینا۔
  - علمی کانفرنسیں اور مذاکرے منعقد کرنا۔
- **مثالیں:**
  - اسلامی دنیا کے ابتدائی تعلیمی ادارے، جیسے قاہرہ اور بخارا کے مدارس، مساجد کے ساتھ جڑے تھے۔
  - علم و فہم کے فروغ میں مساجد کا کردار لازمی رہا۔

نتیجہ: جامع جائزہ

مسجد اسلام میں ایک **جامع ادارہ** ہے جو فرد، معاشرت اور ریاست کے تمام پہلوؤں سے جڑا ہوا ہے۔

- یہ عبادت، تعلیم، اخلاقی تربیت، سماجی ہم آہنگی، سیاسی مشاورت، خیرات اور علمی ترقی کا مرکز ہے۔
- حضور اکرم ﷺ نے مسجد کو نہ صرف عبادت بلکہ **سماجی اور اخلاقی زندگی کا محور** بنایا۔
- اسلامی معاشرت میں مسجد کا کردار آج بھی روحانی، اخلاقی اور سماجی ترقی کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔

مسجد کی اہمیت اس بات میں ہے کہ یہ فرد کو اللہ کے قریب کرتا ہے، معاشرت میں اتحاد و مساوات پیدا کرتا ہے، اور معاشرتی ترقی و فلاح کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔